محمدیہ پاکٹ بک

بجواب

احمدیہ پاکٹ بک

مؤلفہ

مولانا محمد عبداللہ معمار امرتسری مرحوم

المکتبۃ السلفیۃ

شیش محل روڈ، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ﴿احزاب ۲۲﴾

محمدیہ پاکٹ بک

مؤلفہ

مولانا محمد عبداللہ صاحب معمار مرحوم امرتسری ۱۳۶۹ھ ۱۹۵۰ء

فاضل مرزائیات

ناشر

المکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ، لاہور ۲

سلسلہ مطبوعات نمبر ۲۴

طابع	حافظ احمد شاکر
مطبع	زاہد بشیر پرنٹرز ۔ لاہور
ناشر	المکتبۃ السلفیۃ لاہور
کل صفحات	۳۴۵

رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ
اپریل ۱۹۸۹ء

○

بعد فوراً تثلیث پھیل گئی تھی۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ توفی کے معنی موت نہیں ہیں۔

اعتراض بخاری کی حدیث میں ہے کہ نبی صلعم قیامت کے دن کہیں گے کہ میری توفی کے بعد میری امت بگڑ گئی ہے اور حضرت مسیح کی مثال دیں گے پس ثابت ہوا کہ توفی کے معنی موت ہیں۔

الجواب[1] ایک ہی لفظ جب دو مختلف اشخاص پر بولا جائے تو حسب حیثیت و شخصیت اس کے جدا جدا معنی ہو سکتے ہیں۔ دیکھئے حضرت مسیحؑ اپنے حق میں نفس کا لفظ بولتے ہیں اور خدائے پاک کے لئے بھی "تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک"

اب کیا خدا کا نفس اور مسیح کا نفس ایک جیسا ہے؟ ہرگز نہیں ٹھیک اسی طرح حضرت مسیحؑ کی توفی بمعنی اخذ الشئ وافیا پورا لینے کے ہے کیونکہ اگر موت لی جائے تو علاوہ نصوصِ صریحہ جن میں حیاتِ مسیح کا ذکر ہے کے خلاف ہونے کے یہود پلید کی تائید و تصدیق ہوتی ہے۔ کیونکہ وعدہ توفی و رفع کا "بلا توقف و بجلد" پورا ہوا ہے جو سوائے رفع جسمانی کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔

نویں دلیل قرآن مجید میں جہاں کہیں کسی شخص کو مقرب فرمایا ہے سب جگہ مذکور ساکنین آسمان ہیں چنانچہ (سورہ واقعہ میں جنتیوں کے حق میں لفظ مقرب وارد ہے اور قرآن و حدیث سے ظاہر ہے کہ جنت آسمان پر ہے۔ خود مرزا صاحب کو بھی یہ مسلم ہے) (ملاحظہ ہو ازالہ اوہام ص $\frac{262}{109}$، ط $\frac{1}{2}$)

دوسرے موقع پر آخر سورہ نسا رفرشتوں اور حضرت مسیح کے حق میں اور تیسری جگہ سورہ آل عمران میں حضرت مسیح کے لئے ومن المقربین آیا ہے۔ مطلب ظاہر ہے کہ حضرت مسیح آسمان پر ہیں۔

[1] توفی کی بحث ۷، ۸ پاکٹ بک ہذا پر ملاحظہ ہو۔

چنانچہ اس کی تائید آیت انی متوفیک ورافعک الی و آیت بل رفعہ اللہ الیہ و آیت لیومنن بہ قبل موتہ جو حیات مسیح پر نصوص قطعیہ ہیں سے بھی ہوتی ہیں۔

دسویں دلیل یہ بات محتاجِ ثبوت نہیں کہ حضرت مسیحؑ کو خدا بنایا گیا ہے اور خدا کا بیٹا قرار دیا گیا ہے۔ اس عقیدہ پر جو دلائل عیسائی دیتے ہیں وہ مسیح کی ولادت بلاپدر اور رفع آسمانی ہے اب یا تو یہ ہر دو دلیلیں صحیح مثبت مدعائے عیسائیت ہیں۔ یا غلط، اگر غلط ہیں اور یقیناً غلط ہیں۔ چنانچہ قرآن پاک نے ولادت مسیح بلا باپ والی دلیل عیسائیہ کو عیسائیوں کے مسلمہ عقیدہ اور فی الواقع صحیح مثال ولادت آدم بلا ماں باپ سے توڑا ہے اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ تو ضروری و لازمی تھا کہ رفع آسمانی کی دلیل کو بھی اگر یہ نفس الامر میں غلط تھی تو واضح الفاظ میں توڑا جاتا۔ مگر سارا قرآن شریف ورق ورق دیکھ جایئے کہیں بھی عقیدہ رفع آسمانی کی تردید نہیں پائی جائے گی۔ مطلب اس کا یہ ہوا کہ مسیح فی الواقع زندہ آسمان پر موجود ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ پھر جس طرح بلا باپ پیدائش والی دلیل عیسائیہ کو آدم کی مثال سے توڑا ہے جو مسلمہ فریقین ہے اسی طرح رفع آسمانی والی دلیل کو کیوں کسی مسلمہ فریقین مثال سے نہیں توڑا۔ چنانچہ مرزا صاحب یہی اعتراض کرتے ہیں:۔

"عیسائیوں نے خدا کے بیٹے ہونے کی ایک دلیل پیش کی کہ وہ بے باپ پیدا ہوا اللہ تعالیٰ نے فوراً اس کی تردید کی اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ پس ایسا ہی زندہ آسمان پر موجود ہونے کو عیسائی دلیل ابن اللہ ہونے کی قرار دیتے ہیں۔ اس کی مثال کیوں نہ بیان کی" (البلاغ المبین)